REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ | ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء | نمبر ۱۹

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشروں کے واسطے

۱ - مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر

۲ - علم الارض ۸ر +

۳ - بائیبل کی تواریخ (بلیکی) عہر +

۴ - سٹاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +

۵ - پاسٹرشپ ۶ر +

۶ - معجزاتِ مسیح عہر +

۷ - واعظیں ازمسیحی اول ودویم وسویم عہر +

۸ - مسیح ابن اللہ ۲ر +

۹ - نجات کی تعلیم - ۱۲ر +

۱۰ - تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +

۱۱ - مسیح کا نمونہ ۸ر +

۱۲ - خاندانی فرایض ۱۲ر +

۱۳ - ۱۰ اگسٹین کے اقرارات عہر +

۱۴ - اثمارِ شیریں ۴ر و ۱۲ر +

۱۵ - عیسائی مسافر عا +

۱۶ - راہِ زندگی ۱۲ر +

۱۷ - اصلاح تمدن ۵ر +

۱۸ - اصلاح اخلاق ۴ر +

۱۹ - ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +

۲۰ - موازنہ مذاہب ۸ر + رومن

۲۱ - گنجینہ اسلام ۸ر + رومن

۲۲ - سمپردائے ۶ر و ۸ر +

۲۳ - دینِ حق کی تحقیق ۳ر +

۲۴ - میزان الحق ۴ر +

۲۵ - کشف القرآن ۶ر +

۲۶ - کشف الحقائق ۸ر +

۲۷ - روح سے معمور زندگی ۴ر +

۲۸ - طریق دعا

۲۹ - بائیبل کس طرح پڑھنی چاہئے

۳۰ - روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

۳۱ - خدا کی ہستی ۱۲ر +

۳۲ - حقیقتِ مسیح ۸ر +

۳۳ - حیات مسیح ۱۲ر +

۳۴ - الکنڈی ۱۲ر +

۳۵ - القابِ مسیحی ۲ر +

۳۶ - عقائد اسلامیہ ۱۰ر +

۳۷ - اورادسیرت المسیح ۸ر +

۳۸ - بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +

۳۹ - گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ وحکومت ۸ر +

۴۰ - مسیح کے خاص دوست ۸ر +

۴۱ - راہِ نجات ۴ر +

۴۲ - راحت القلوب ۲ر +

۴۳ - عہدِ جدید ۸ر +

۴۴- حیات پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۴- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۸ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +

۸- رومتہ الکبرا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان عہ +
۱۰- شہیدان کاریج ۱۲ر +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۲ر و ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نجی کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱- طیطس رفیق صلیب ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بیشال ۵ر و ۸ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر +
۱۱- پھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۱۳- تاراکا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داود حصہ اول و دویم عہ +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داود ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی

۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۶ پائی +

۱۸- دین اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر – ۵ر – ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گور مکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں +



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

افسوس کہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم بادشاہ انگلینڈ و قیصر ہندوستان کا انتقال اچانک ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو رات کے پونے بارہ بجے وقوع میں آیا تمام ملکوں میں اظہار افسوس ہو رہا ہے

برٹش امپائر میں مانٹریل مقام پر فلور مل سب سے بڑی مقبوضات میں سے ہے جس میں ...۵ بیرلس روزانہ تیار ہوتے ہیں +

ٹورنٹو کی گلیوں کوچوں کو تیل سے چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ اس سے خاک اُڑنے نہیں پاتی۔ بلکہ مٹی اور خاک کر ہو جاتی ہے اور پتھر سخت ہو جاتے اور جم جاتے ہیں اور اس سے کپڑے بھی خراب نہیں ہوتے +

انگلستان سے امریکہ کو جو ضمنی پوسٹ کا انتظام ہے ۸ ماہ سے اس میں اچھی ترقی ہوئی ہے۔ اور تمام خطوط میں ۲۵ فیصدی ترقی ہوئی ہے۔

ایک نئی قسم کا عجیب و غریب جانور اللہ جبر کی نیلامی میں فروخت ہوا ہے جس کی قیمت ۱۰۰ گینیز ہے۔ جس کا نام "ہائی سٹ" اس کی قسم شیر اور چیتے کے درمیان ہے +

سنہ ۱۹۱۰ء میں برٹن کی ریلوے کی تواریخ میں یادگار کا سال ہے کیونکہ اس سال میں کسی مسافر کا نقصان نہیں ہوا اور جنکو کچھ ضرر پہونچی تھیں اُن کا شمار ۲۸۳ تھا جو دیگر سالوں سے بہت تھوڑا شمار تھا +

نیوزیلینڈ میں سب سے بھاری جہاز ۲۵۰۰۰ ٹن کا ہے جس کے ۱۱ ڈیکس میں ۱۵۰۴ مسافر سوار ہو سکتے ہیں۔ اس کی تیزی بھی اچھی ہے

جوبل کے راجہ گیان چند افسوس کہ عالم شباب میں ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ یہ ریاست شملہ کے جنوب مشرق میں واقعہ ہے اس کا سالیانہ مالیہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کا ہے۔ اس ریاست کا رقبہ ۲۸۸ مربع میلوں کا ہے۔

نوا ایجاد کا کام شکر ہے کہ ہمارے ملک میں کچھ ترقی کر رہا ہے۔ پیٹنٹ آفس کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ سال گذشتہ میں ۶۹۵ درخواستیں گزریں جن میں ۴۳۰ ہندوستان کے باشندوں کی طرف سے تھیں اور ۲۱۶ دوسرے ہندوستان کے باشندوں کی طرف سے گزریں جو یہاں آباد ہیں اور غیر ممالک کے لوگوں کی طرف سے ۴۹۔

تمام قسم کے مروجہ سٹامپس اور اسٹام کے قاعدوں کی نسبت ترمیم شدہ قانون کا مفصل بیان پنجاب گزٹ میں شائع ہوا ہے۔

جالندھر چھاؤنی میں یکم جولائی سے کتوں پر ٹیکس لگایا ہے۔ جو ایک روپیہ فی کتا رکھا گیا ہے۔ مگر سرکاری فوجی حکام اور سپاہی اس سے مستثنا ہیں +

کپاس کی فصل کے ولایت میں مارے جانے سے وہاں کے کارخانوں کو بڑا نقصان پہونچا ہے اور تمام میں ابتری کے آثار نظر آتے ہیں +

تمام دنیا میں .....۹۶ ٹیلیفونس ہیں اور لائنس کی طوالت ......۱۲۵ میل ہے۔

ایڈورڈ میڈل ولایت میں سنہ ۱۹۰۷ء میں مقرر کیا گیا تھا۔ یہ ایسے شخص کے لئے رکھا گیا ہے کہ جو دوسروں کی جان کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالدے اور یہ بحری خطرات کے متعلق ملاحوں اور سمندر کے بچانے والوں کے لئے ہے۔ اس کے ایک طرف بادشاہ کی شبیہ ہے اور دوسری طرف لفظ "For Courage" لکھا ہے۔

ولایت میں مقام گریوسینڈ میں ایک شادی کی رسم دو دفعہ ادا کرنی پڑی۔ کیونکہ پہلی دفعہ رسم کے ادا کرتے وقت ناموں کی غلطی رہ گئی اس لئے غلطی کے معلوم ہونے پر دوسری دفعہ رسم ادا کی گئی۔ اور اصلی ناموں کے ساتھ شادی کی رسم پوری کی گئی۔ کرسچن ہیرلڈ۔

ملک امریکہ کی بڑی مشہور عمارت کے مالک جب پہلی دفعہ سنہ ۱۸۶۰ء میں نیویارک میں آئے تو اُن کی جیب میں صرف ۲ فرانک کے ٹکڑے تھے اور آج اُن کی ملکیت ......۳۰ ڈالرس سے بھی زیادہ ہے اور ایک عمارت عجائب روزگار تیار کی ہے۔ جو قابل دید ہے۔ گذشتہ ۲ سال سے وہ اندھے ہو گئے ہیں مگر بڑے صاحب دولت اور عزت ہیں +

ایڈیٹوریل نوٹس

ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا انتقال پر ملال

تمام دنیا کے باشندگان کے لئے عموماً اور سلطنت انگلشیا کے ماتحت ممالک کے لئے خصوصاً یہ خبر وحشت اثر کچھ کم افسوس و غم پیدا کرنے والی نہ ہوگی کہ ہز میجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم بادشاہ انگلینڈ و قیصر ہندوستان نے بعارضہ برانکائٹس (کھانسی) کے مختلف حملے کے بعد یکایک انتقال فرمایا

ہز میجسٹی ۱۸۴۱ء میں تولد ہوئے تھے۔ اور ۱۹۰۱ء میں آنجہانی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات کے بعد تخت نشین ہوئے تھے اور ۷ مئی ۱۹۱۰ء کو رحلت فرما گئے۔ آپ نے صرف ۹ سال بادشاہت کی۔

قیصر مرحوم نہایت درجہ کے حلیم اور اعلےٰ درجے کے بیدار مغز مدبر بادشاہ تھے۔ اور خاص طور سے صلح اور امن کے دل سے خواہاں و کوشاں تھے اور اس لئے ہر دلعزیز تھے تمام ملک میں شاہی خاندان کے لئے اظہار افسوس ہو رہا ہے اور ہر کہ ومہ کو شاہی خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ ہماری بھی دعا ہے کہ خدا جو حقیقی تسلی و اطمینان کا خدا ہے۔ ہمارے شاہی خاندان کے ہر ایک غمزدہ ممبر کو تسلی و تشفی عنایت فرماوے +

گورنر جنرل کی طرف سے گزٹ آف انڈیا میں اعلان ہوا ہے کہ ہز موسٹ گریشس میجسٹی کنگ جارج پنجم برٹن کلاں اور آئرلینڈ اور ملاقجات برٹش ڈومینیڈ آف دی پنجم اور شہنشاہ ہند مشتہر ہو گئے ہیں۔ اور ضروری رسومات ہز میجسٹی کنگ جارج دی پنجم کے بادشاہ ہونے کے متعلق عمل میں آوینگے۔

یہ نئے شہنشاہ پرنس آف ویلس ہیں جو اس ملک ہندوستان میں بھی ایک دفعہ آ چکے ہیں اور ملک معظم مرحوم ایڈورڈ ہفتم کے صاحبزادے ہیں۔

ہمعصر پرکاش لاہور مطبوعہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۰ء میں ایک دور اندیش کی قلم سے لکھا ہوا مضمون درج ہوا ہے۔ جس میں آریہ سماج میں بھید بھاؤ کے عنوان کے نیچے صغیر سنی کی شادی اور بد رسوم کا ذکر کر کے آخر میں ذیل کے فقرے تحریر کئے گئے ہیں اے آریہ سماج کے ادہکاریو اپنے ادہکاریوں کے نیچے۔ کمزوریوں کو کب تک چھپاؤ گے! اے آریا سماج کے معزز سبھا سیو جہاتما و اپنے گیروے کے حکمت عملی کو کب تک لپیٹو گے اے آریہ سماج کے اپدیشکو چراغ تلے اندھیر کب تک پسند کرو گے جب آپ لوگ چال سے ڈرتے ہو اگر آپ لوگوں کی ناراضگی پسند نہیں کرنا چاہتے اگر عام کی رائے کے بخلاف کرنے میں آپ اپنے ایمبر میں فرق آتا دیکھتے ہیں تو پرمیشور کے واسطے اپنے نوجوانوں کو قبل از وقت شادی کرنے کی بیوستھا بھول سے بھی نہ دینا۔ پرمیشور کے واسطے ذرا سی انتظار کرنا۔ تاکہ یہ نوجوان اُن مرحلوں سے گزر جائیں تاکہ یہ چمکتی چنگاریاں ذرا بھڑک اٹھیں۔ تاکہ اُن کا شعلہ ہندو دل کی خس و خاشاک کی بنی ہوئی بوسیدہ جھونپڑیوں کے دم کے دم میں زمین کے ساتھ ملا دیوے" الخ ہمعصر کا لکھنا بالکل سچا ہے۔ چاہئے اور ضرور چاہئے کہ آریہ سماج کے لائق و فائق تعلیم یافتہ گروہ کم از کم اپنے ملک کو بد رسومات کے تاریک گڑھے سے نکالنے کی کوشش کریں کیونکہ بُرائی جہالت کی وجہ سے اب تک ملک ہندوستان کو بڑا نقصان پہونچ چکا ہے۔ اور نقصان پہونچتا رہیگا جبتک کہ ان بُری رسومات کا قطعی قلع قمع نہ کیا جاوے۔

ہمارے ملک سے جو طالب العلم ولایت میں جاتے تھے وہ اکثر قسم قسم کی بُری صحبتوں میں مبتلا ہو کر بربادی کا سبب ہوتے تھے۔ چنانچہ اُس کا بُرا نتیجہ دھینگرا کے قتل کے بُرے فعل سے عجب رنگ میں کھل گیا ہے۔ اس لئے وہاں کے دیندار لوگوں نے انڈین سٹوڈنٹس کمیٹی مقرر کی ہے جس میں ولایت کے نامی گرامی اشخاص شامل ہیں۔ اس کے چیرمین سر اینڈریو وینگیٹ کے۔ سی۔ آئی۔ ای ہیں اور ڈبلیو گولڈ سٹریم صاحب آنریری سکرٹری ہیں جو کسی زمانہ میں اس ملک میں ڈپٹی کمشنری رہ چکے ہیں۔ اس کمیٹی کے اغراض ذیل میں ہیں (۱) کہ اُن کی نگرانی کی جاوے اور وہ اچھے اثر میں رکھے جاویں (۲) نیک نمونہ خاندانوں میں اُن کو ملنے جلنے کا موقعہ دیا جاوے اور سیر و تفریح سے وہ نیک عادات حاصل کر سکیں (۳) اکثر اوقات انکو دینی بھی کے عمدہ عمدہ اپدیس سننے کا موقعہ دیا جاوے۔

امریکہ کی عورتوں کا عطیہ۔ یوں تو ملک امریکہ میں امیر و غریب سب چندہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور سب بموجب اپنی اپنی حیثیت کے مہینہ دیتے رہتے ہیں مگر ذیل کی بڑی بڑی رقومات جو بعض میم صاحبان اور مس صاحبان نے فی الحال عطا کی ہیں تعجب انگیز ہیں جنکو ہم ایک ولایتی اخبار سے نقل کرتے ہیں۔

مسز لیلینڈ سٹینفورڈ نے	۳۰۰۰۰۰۰ ڈالرس	خیرات کئے	
″ رسل سیج نے	۲۵۰۰۰۰۰	″	″
″ ٹامس۔ ایف این نے	۵۰۰۰۰۰	″	″
″ اے۔ اے اینڈرسن نے	۱۷۵۰۰۰	″	″
″ ڈبلیو۔ کے۔ وینڈربلٹ نے	۱۰۰۰۰۰	″	″
″ ایف۔ ایس ہیفیلی نے	۱۰۰۰۰۰	″	″
مس ہیلین گولڈ نے	۱۰۰۰۰۰	″	″
″ میری۔ جے دل تھراپ نے	۲۰۰۰۰۰	″	″
″ ایلیزا۔ او۔ روبس نے	۲۰۰۰۰۰	″	″
″ اینا۔ ٹی جنیس نے	۱۰۰۰۰۰	″	″

دینی خدمت ایک اعلیٰ خدمت ہے۔ خدا اس کے لئے خاص خاص اور چیدہ چیدہ لوگوں کو چن لیتا ہے۔ اور وہ عجیب طور سے اس اعلیٰ خدمت کو خدا کے جلال کے لئے انجام دیتے اور بہتوں کے لئے برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ خدا کے کلام بائبل کے مطالعہ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ خدا نے جن خاص اشخاص کو اپنی خدمت کیلئے چنا وہ دنیا میں بھی بڑے محنتی اور ہوشیار تھے۔ وہ سست اور خالی بیٹھنے والے نہیں تھے۔ بلکہ دنیاوی کاروبار کو بخوبی انجام دے رہے تھے۔ مثلاً:۔

(۱) موسےٰ کو جب خدا نے چنا تو وہ کوہ حرب پر گلے چرا تا تھا۔ (۲) ساؤل کو جب خدا نے چنا تو وہ اپنے باپ کے جانوروں کی تلاش میں مشغول تھا (۳) داؤد کو جب خدا نے چنا تو وہ اپنے باپ کی بھیڑوں کی خبرداری کرتا تھا۔ (۴) الیشاع کو جب خدا نے چنا تو وہ بارہ جوڑی بیلوں سے قلبہ رانی کرتا تھا (۵) نحمیاہ کو جب خدا نے چنا تو وہ بادشاہ کو شاہی خدمت جام پلانے کی کرتا تھا۔ (۶) اموس کو جب خدا نے چنا تو وہ گلہ بانی کرتا تھا۔ (۷) پطرس اور اندریاس کو جب خدا نے چنا تو وہ سمندر میں جال ڈالتے تھے (۶) یعقوب اور یوحنا کو جب خدا نے چنا تو وہ اپنے جالوں کی مرمت کرتے تھے۔ (۹) متی کو جب خدا نے چنا تو وہ محصول کی چوکی پر بیٹھا محصول جمع کرتا تھا (۱۰) پولوس کو جب خدا نے چنا تو وہ مسیحیوں کو پکڑوانے اور قتل کرنیکے کام میں مشغول تھا (۱۱) ولیم کیری کو جب خدا نے چنا تو وہ بوٹ بناتا اور مرمت کرتا تھا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ دنیا میں اچھے کام کر رہے تھے۔ پر خدا نے دنیاوی خدمت سے اُن کو ہٹا کر اپنے کام میں لگایا اور وہ کیسے کامیاب ہوئے۔ سُست اور کاہلوں سے دینی خدمت کا ہونا ناممکن ہے



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

کیا یہ واقعات کا جھٹلانا نہیں ہے؟ وصاف پایا جاتا ہے کہ خود حفاظتی کا مطلب نہیں تھا۔ بلکہ صاف معنوں میں اشاعت اسلام کا مطلب تھا اور یہ تمام جدوجہد اور سعی وکوشش اسلئے تھی کہ مار دھاڑ اور کشت وخون سے اسلام اور اسلامی سلطنت دونوں مضبوط ہو جاویں۔ اور اسلام کی بزرگی قایم کی جاوے اور آسانی ایک کام دو کاج بھی ہو جاویں۔ اور بانی کا موجب کون تھے۔ لوٹ مار کا بازار کس نے گرم کیا تھا؟ تمام فرقوں کے ساتھ کون جنگ کرتے تھے؟ بہت سی سخت لڑائیوں اور جنگ وجدل کے بعد کس نے فتح حاصل کی؟ اور حکومت کس کی قایم ہوگئی؟ اور مذہبی اشاعت کس کی ہوئی؟ جب یہ ظاہرا نتیجے نکلے تو اب انکار کرکے یہ کہہ دینا کہ معاملہ صرف خود حفاظتی کا تھا اُس کو کون دانا قبول کرسکتا ہے؟

قولہ:۔ اگر معترضین اس زمانے کے حالات پر غور کرتے تو کبھی اعتراض نہ کرتے کہ مسلمانوں نے کیوں ہتھیار اٹھائے

اقول:۔ دین کے معاملے میں ہتھیار اُٹھانے پر اعتراض ہے۔ حکومتی انتظام میں ہتھیار اُٹھانے پہ کوئی اعتراض نہیں۔ مسلمانوں نے مذہب اسلام کی اشاعت کی غرض سے ہتھیار اٹھائے جو امر صاف ثابت ہے۔ تعجب اسبات پر آتا ہے کہ پھر صاف انکار کیا جاتا ہے۔ ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ دین کے لئے کیوں ہتھیار اُٹھائے؟

قولہ وہ اپنے مسیح پر قیاس کرتے ہیں جو ایک مہذب سلطنت کے زیر سایہ زندگی بسر کرتا تھا۔ مگر پھر بھی اپنے کمزور دشمنوں سے جو اس کا باختیار خود کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے تھے چھپتا پھرتا تھا۔ اور عدالتوں میں پہونچانے کے واسطے بھی یہودیوں کو اُسے باغوں میں ڈھونڈ کر نکالنا پڑتا تھا۔

اقول:۔ واہ ایڈیٹر صاحب آپ نے خوب فرمایا! خوب اعتراض کیا!! خوب نکتہ چینی کی!!! اس مہذب سلطنت کا پورا بیان آپ نے شاید مطالعہ نہیں کیا۔ کاش کہ آپ بنظر غور یسوع مسیح کے فیصلہ مقدمہ ہی ملاحظہ فرمالیتے تو اُن کا حال درحقیقت آپ پر روشن ہوجاتا۔ اب رہی یسوع مسیح کے چھپنے کی بات۔ افسوس کہ آپ انجیل مقدس کو پڑھنا ہی ایک عار سمجھتے ہیں۔ ورنہ اس میں آپ دیکھ لیتے کہ کس طرح یسوع مسیح علانیہ اپنے تمام ملک میں پھرتا رہا اور خود یہودیوں کی ہیکلوں میں درس دیتا رہا اور انواع واقسام کے معجزات ہی عوام الناس کو دکھلاتا رہا معلوم نہیں کہ کہاں سے آپ نے ان کا چھپنا معلوم کیا۔ جس باغ کا آپ ذکر کرتے ہیں وہ وہاں چھپا نہیں تھا بلکہ اکثر وہ گوشۂ تنہائی میں ایسی ایسی جگہوں میں جایا کرتا تھا اور دیر کی درس وتلقین کے بعد ایسی جگہوں میں الگ چلا جایا کرتا تھا۔ وہ تو یہودیوں کے ساتھ ملتا اُن سے گفتگو کرتا بلکہ بحث مباحثہ بھی کرتا تھا اور جب دشمن اس کے گرفتار کرنے کے لئے آئے۔ وہ بلا کسی لیت ولعل کے اُن کے ہمراہ چلا گیا اور نہ چھپا اور نہ بھاگا۔ لیکن آپ نے نہ معلوم کہاں سے ایسے بیانات گھڑ لئے ہیں۔ جو بالکل خلاف واقعہ ہے۔

قولہ:۔ اس کا تلوار اُٹھانے کے لئے حکم دینا سوا اس کے اور کوئی وجہ نہیں رکھتا تھا کہ داؤد کے کھوئے ہوئے تخت کو دوبارہ حاصل کرے۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ اس کے شاگرد اس کام کی قابلیت نہیں رکھتے تو اس کی ساری اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ اور اس کی کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آسمانی بادشاہت کا شاہزادہ ہونیکا دعوے کیا۔ باقی آئندہ



اقتباس

نافرمانبرداری کا عبرتناک قصہ

ایک باپ نے اکلوتے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔ "جانِ من تم خراب مجلس میں ہو۔ ساتھی جن سے تم ملتے جلتے ہو۔ خراب عادات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وے شراب پیتے قسمیں کھاتے تاش کھیلتے اور تھیٹر دیکھنے کے شائق ہیں۔ وے تمہارے لئے شایاں نہیں ہیں۔ بہتر ہے کہ تم ان کی صحبت چھوڑ دو"۔

لڑکے نے ہنس کر کہا۔ "آپ مجھے بیوقوف نہیں کرنا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میں اس سے شناسا ہوں کہ کہاں تک جانا ہے اور کہاں ٹھہرنا ہے"۔ یہ کہکر لڑکا چھڑی ہاتھ میں لے انگلیوں میں گھستا ہوا باہر نکل آیا اور اپنے بوڑھے باپ کی باتوں پر ہنسنے لگا۔ چند سال بعد وہ بالغ ہو کر جوان ہو گیا۔ کہ ایک دن کچہری میں مجسٹریٹ و جیوری کے سامنے سرنگوں ہاتھ میں ہتھکڑی پڑی ہوئی سپاہیوں سے محصور ایک سنگین جرم کے ارتکاب میں ملزم گردانا ہوا پیش ہوا۔ پیشتر اس کے کہ اس کو سزا کا حکم سنایا جاتا اس نے کورٹ سے التجا کی اور اپنے بیانات میں یہ بھی کہا کہ "میری یہ حالت صرف والدین کی نافرمانی کی بدولت ہوئی ہے۔ میں نے یہ خیال کیا کہ میں دنیا کی بابت اس قدر جانتا ہوں جتنا کہ میرے والدین جانتے ہیں اور میں نے انکی نصیحت پر ہنسی اڑائی لیکن جونہی کہ میں نے قدم گھر سے باہر رکھا تو رقیبوں نے مجھ پر حملہ کیا اور مجھے برباد کر دیا۔ اے لڑکو نوجوانو میری حالت سے سبق سیکھو اور میں تمہیں یقین دلا سکتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں من کردم شما حذر بکنید کبھی اس خیالِ خام کو دل میں نہ لانا کہ تم اپنے والدین سے زیادہ واقف ہو جہاں دیدہ ہیا اُنکے برابر ہو یاد رکھو اور ذہن نشیں کر لو کہ نافرمانبرداری بربادی کی سڑک پر پہلا قدم ہے"۔

مراسلات

ارکان ستہ

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ یعنے الروح کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہیں تو اُن کو جواب دے کہ الروح رب کے امر سے ہے اور تم کو اس کا علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا۔ بنی اسرائیل ۱۰ رکوع۔

اس آیت سے دو حقیقتیں تو ظاہر ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ الروح امر رب ہے اور دوسری یہ کہ اس کا قلیل علم عام طور سے انسان کو دیا گیا ہے۔

مجھے اس آیت پر زیادہ بیان کی ضرورت نہیں ہے اور نہ میرا یہ فرض ہے کہ میں الروح کی ماہیت پر تکرار کروں البتہ میں اس قدر بتلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ الروح خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو پر اس کا مفہوم کوئی آسمانی فرشتہ نہیں ہے کیونکہ لکھا ہے:۔

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ یعنے وہ فرشتوں کو الروح کیساتھ اپنے امر سے بندوں پر جب چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ نحل آیت ۲۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ یعنے وہ درجات بلند کرنے والا صاحب عرش ہے۔ وہ الروح کو اپنے امر سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے۔ مومن ۲ رکوع۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ۔ انبا۔ پس ان آیات کی بنا پر ہمیں ایک بات کا انکار کرنا حق کا اظہار ہے اور وہ بات یہ ہے کہ الروح کوئی فرشتہ نہیں ہے۔ اور ایک یہ امر بھی ماننا لازم ہے کہ الروح کے مفہوم کی قلیل علم انسان کو دیا گیا ہے۔ لہٰذا جب تک کوئی محمدی الروح کا مفہوم مقرر نہ کرے۔ تب تک ہمیں الہام کے معانی زیر نظر کا انکار کرنا چاہئے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ الروح کیا ہے؟

۴۔ متشابہات کے الہام کا چوتھا بیان یوں آیا ہے۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ۔ یعنے تو کہہ کہ کون جبرئیل کا دشمن ہے۔ بس تحقیق اس نے اس کو تیرے قلب پر اللہ کے اذن سے نازل کیا ہے۔ بقر ۱۲ رکوع۔

حاضرین جبرائیل ایک ایسا نام ہے جو عبرانیوں میں اور قدسیوں میں شہرہ آفاق تھا اور اسی اسم کا مسمی آسمانی ملک تھا۔ عرب بت پرست بھی سنی سنائی باتیں آپ کے حق میں کچھ کچھ جانتے ہونگے اس فرشتے کو آیت ماسبق میں وسیلہ الہام قرار دیا ہے۔ جس سے پیشتر کے تمام بیانات کی مخالفت ہوتی ہے پر ہم اس مخالفت پر ہی نظر نہ ڈالیں پر آگے بڑھکے قرآن عربی کی سنیں جس سے حقیقت خود بخود کھل جائیگی۔ فرشتوں کی بابت لکھا ہے۔

قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا۔ ان کو سنا دے۔ کہ اگر زمین پر فرشتے اس اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے تو ہم اُن پر آسمان سے فرشتے رسول بنا کے بھیجتے۔ بنی اسرائیل آیت ۹۵

اس سے قبل کی آیات میں مخالفوں کا یہ بیان آیا ہے خاصکر آیت ۸۹ سے ۹۳ تک اور کہتے ہیں کہ ہم تیری بات ہرگز نہ مانینگے۔ جب تک تو ہمارے واسطے زمین سے چشمے جاری کر دے یا تیرے واسطے کھجور اور انگور کا باغ نہ ہو جسکے بیچ میں سے تو نہریں جاری کر دے۔ (باقی آئندہ)



ویدک شاستگی

۳۰- جنازہ-

رگوید منڈل ۱۰ سوکتہ ۱۵ اور ۱۶ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ویدک زمانے میں مردوں کو آگ سے جلا دینا ہی عام دستور تھا لیکن ۱۰ : ۱۵ : ۱۴ کے

Ye agni dagdha ye anagni dagdha

"جو آگ سے پھونکے گئے اور جو آگ سے نہیں پھونکے گئے" جملے سے بعض عام گمان کرتے ہیں کہ ہر ایک مُردہ پھونکا نہیں جاتا تھا۔

پھر رگوید ۱۰ : ۱۸ : ۱۰-۱۲ میں یوں بیان ہے - "اے مُردہ ماں کی طرح پھیلی ہوئی اس پرتھوی کے پاس جا۔ یہ سرب بیاپنی ہے - یہ خوبصورت ہے - یہ جوان بیوی کی طرح تیرے لئے بھیڑ کی اُون کی ڈھیر کی مانند ملائم ہو۔ تُو نے دکشنا دیا یعنی یگ کیا یہ تجکو نربتی سے بچائے۔

اے پرتھوی تُو اس مُردے کو اونچا کر رکھ تو اس کو دکھ مت دینا۔ اس کو اچھی چیزیں اور عمدہ عمدہ لالچ دے جس طرح ماں اپنے دامن میں اپنے بیٹے کو ڈھانپتی ہے۔ تو بھی اُسی طرح اس کو ڈھانپ لے۔

پرتھوی اس پر تُو وہ ہو کر اچھی طرح رہ - ہزار خاک اس مُردے پر قیام کریں۔ یہ اس کے لئے گھی سے بھرے ہوئے گھر کی مانند ہوں۔ ہر روز یہ اُس جگہ پیا اس کی جائے پناہ ہوں"

سائناچاریہ کے مطابق ان رچوں کا مطلب یہ ہے کہ جب مُردے کو پھونکنے کے بعد ہڈی جمع کی جاتی تھی - تو اُس وقت یہ رچے پڑھے جاتے تھے۔ بابو رامیش چندر دت ان رچوں سے گمان کرتے ہیں کہ یہاں پر مُردے ہی کو زمین دفنانے کا ذکر ہے (دیکھو بنگالی رگوید - نوٹ)

بعض علما کا خیال ہے کہ جب اہل فارس اور اہل ہنود کے اجداد وسط ایشیا میں اکٹھے رہتے تھے تو غالباً وہ اپنے مُردوں کو جس طرح ان دنوں میں اہل فارس کرتے ہیں - باہر ڈال دیتے تھے کہ گدھ اُن کو کھا جائیں پر آریہ قوم کے ہندوستان میں داخل ہونے کے بعد دفنانے کا دستور اختیار کیا گیا۔ ڈاکٹر راجندر لال متر فرماتے ہیں کہ اُن کے ہندوستان میں تشریف لانے کے وقت سے لیکر غالباً چودھویں یا تیرھویں صدی قبل از مسیح یہی دستور چلتا رہا۔ اس کے بعد پہلے مُردے کو پھونک کر بعد کو اُسکے دفنانے کا دستور چلا یہ دستور چودھویں یا تیرھویں قبل از مسیح سے لیکر مسیحی زمانے کی ابتدا تک مروج رہا۔ جب دفنانا قطعی موقوف کیا گیا۔ یا اُس کے عوض راکھ کو کسی دریا میں ڈال دینے کا دستور اختیار کیا گیا"۔

Su Amount of the Vedas P. 30 and Indo Aryans Vol II p. 120.

تمام شد۔

B. B. Roy, Saharanpur

مہرشی

تو وہ اُس وقت وید کو کس طرح اور کن کے درمیان پرچار دیتے ہونگے؟ اس سوال کا جواب مہابھارت آدی پرب ۱۲۲ : ۵۰ کے بیان کیساتھ اس بیان کا مقابلہ کرنے اور اُس پر سوچنے سے ملتا ہے جہاں لکھا ہے "وہ اُس وقت ودیا کو روشن کرتے تھے جبکہ سورج غائب ہو گیا تھا - وہ وہاں آئے"۔

پس یہاں وید سے مراد سورج ہے یعنی جب سورج کی روشنی برہما کی رات ہی میں غائب تھی یعنی سورج نہ تھا تو اُس جل کے اُوپر جس پر برہما سویا ہوتا ہے ان سات رشیوں یعنی اُن سات ستاروں کی روشنی پڑتی ہے جو قطب اکبر میں ہوتے ہیں۔ اور جن میں یہ ساتوں مہرشی مسکن ہوتے ہیں از روئے جیوتش یا علم نجوم سات رشیوں سے وہ سات ستارے مراد ہیں جو قطب اکبر میں واقع ہیں اور درامائن جلد ۲ صفحہ ۶۸ انگریزی ترجمہ پروفیسر گریفتھ صاحب اور جوارتر کھنڈ میں یعنی شمالی سمت میں واقع ہیں درامائن جلد ۱ صفحہ ۲۲ - مہابھارت انوگ پرب ۱۱۱ : (۱۴) اور ان کے جنوب اور ناگویتھی یعنی برج حمل اور ثور Jamuna کے شمال میں نظام شمسی کے شمال کو دیوتاؤں کا رستہ ہے (وشنو پران ۲ : ۸) پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سات رشی پرلے کے وقت بھی ان ساتوں ستاروں میں ہوتے ہیں جو اُن کے نام سے موسوم ہیں اور کہ پرلے میں اجرام فلکی میں سے بعض باقی رہتے ہیں۔ باقی آئیندہ

اندھا انصاف

اخبار پرکاش مطبوعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء رشی دیانند کی شان کی سرخی دیکر ایک مضمون گھماری کے باسن کے طور پر جھلک دیتا ہے کہ رشی دیانند کی شان ایک نرالی شان ہے جب اُس کا مقابلہ دیگر بانیان مذاہب سے کرینگے تو آپ اس میں ایک دہتر تا دیکھیں گے جو اوروں میں نہیں پائی جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ ایک مکمل انسان تھا دماغ اُس کا اعلٰی دل اُس کا اعلے جسم اُس کا پاک روح اُس کی پاک" آپ اقرار کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی جذبات کے لحاظ سے اعلٰی دل کا انسان تھا۔ لیکن دماغ کے لحاظ سے اُس کی شاندار شخصیت نہ تھی اس مقابلے میں دعوٰی بلا ثبوت اور عقل سلیم کے ماننے کے ناقابل ہے۔ کیونکہ دماغ کے لحاظ سے حضرت عیسٰی کی شاندار شخصیت پہ کوئی نقص ظاہر نہیں کیا گیا لہذا رشی دیانند کو اعلٰی دماغ ہونے میں نہ ابھی وقعت نہیں دیجا سکتی ہے جبکہ تعلیم رشی دیانند اور کام رشی دیانند کی شخصیت کو شاندار بنانے میں قاصر ہیں (۱) رشی دیانند نے اُس زمانے کو یاد کیا جس کے لئے اس کے پیرو بدھوں کے زمانے سے پکارتے ہیں (۲) رشی دیانند نے کسی وید کا لفظ بلفظ ترجمہ نہ کیا جبکہ رگ وید کا سمجھانے کرنے میں حضرت عیسٰی کے دماغ کا سہارا لیا (۳) رشی دیانند نے نیوگ کے بیہودہ مسئلہ کو ظاہر کیا۔

جس کو عزت اور بیہسی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور تکمیل کا پتہ تک نہیں ملتا۔ (۴) رشی دیانند نے جنیو اور چوٹی بلا وجہ بحال رکھا جس حال میں تعلیم یافتہ اصحاب کو ہر دو اشیاء کی خوبی کی سمجھ نہیں آتی (۵) رشی دیانند نے اپنی دماغی طاقت کا ذرا بھی اظہار نہیں کیا جیسا کہ شاگردوں کی زبانی ثابت ہو کہ اُس نے قدیم آریہ مت کو رواج دیا۔ رشی دیانند اعلےٰ دماغ جس کا نام رکھا جاتا ہے وہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے بغیر حضرت عیسیٰ کی دماغی قابلیت پر ہندو یا آریہ سکر قائل ہوتا ہے (۶) رشی دیانند مہاتما بدھ کے تناسخ پر ایمان لایا۔ جو خدا کے وجود اور عدم وجود پر دلالت کرتا ہے (۷) رشی دیانند نے ایک وقت چنے چبائے اور ایک وقت آیا کہ اسی روپے کا دھسا اوڑھا اور برہم سماج لاہور میں دو دن کی خوراک کا پچیس روپے صرف کر دیا۔ رشی دیانند کسی حالت میں کمل انسان ثابت نہیں ہوتا۔ رشی دیانند کے کام پالیسی پر مبنی ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ پراوپکار کے لئے دنیا میں آئے پراوپکار کرتے ہوئے خدا باپ کے پاس چلے گئے۔ ایک ایک کلمہ اُن کی زبان سے نکلا ہوا بیان زدِ خلائق ہے۔ وہ کتاب بے مزا اور بے اثر ہے جس میں حضرت عیسیٰ کا کلمہ نہ آئے۔ وہ لکچرار اور سوسائٹی نکمی ہے جہاں حضرت عیسیٰ کے دماغی اظہار سے مدد نہ لی جاوے (۲) حضرت عیسےٰ نے کسی دماغ یا کتاب سے مدد کسی وقت میں نہ لی۔ جو کچھ کہا اپنے دماغ سے کہا جو کچھ کیا بلا کسی سہارے کیا۔ (۳) حضرت عیسیٰ ہی تمام روشنی کے منبع ہیں۔ دنیا جہالت سے بھری تھی اُس نے اپنے دماغ سے دنیا کو منور کیا (۴) حضرت عیسےٰ نے دشمنوں کو پیار کرنا سکھلایا اور تپا جیسے کڑوے لفظوں کا کھنڈن کیا اور موجودہ شانتی اور امن پھیلایا۔ (۵) حضرت عیسیٰ نے خود دماغ سے کام لیا اور اپنے شاگردوں کو دماغ سے کام لینا سکھلایا (۶) حضرت عیسےٰ نے ہی سکھلایا کہ تم دو نہیں۔ بلکہ ایک ہو اگر تم نے برا خیال ہی دل میں کیا تو تم زناہ کر چکے (۷) حضرت ہی تھے جو کمل انسان خود بنے اور کمل انسان بننے کو بتا گئے۔ یا یوں کہئے کہ راہ نجات کھول گئے۔ اور خدا کا جلال ظاہر کرتے ہوئے صعود ہوئے۔ اُن کے پہلے نہ کسی نے خدا کا جلال ظاہر کیا تھا اور راہ نجات بتائی تھی۔ ان اشارۃً حالات سے کوئی اہل انصاف کرے تو کرے واقعات کچھ نہیں کرنے دینگے۔ پاگل دھوں کے جنازے اور میت پر پھوڑے نہ سمانا چاہئے۔ سچ کی ہی جے ہوا کرتی ہے۔

اخبار ہندوستان کی بے جا نقطہ چینی

جب نور افشاں میں آریہ گزٹ کو سمجھایا گیا کہ عشائے ربانی خداوند یسوع مسیح کی یادگاری کی پوتر اور پاک رسم ہے ہندوستان کا اُس کو بری رسم قرار دینا اور ترمیم کرانا عیسائیوں کی دلشکنی کرنا ہے۔ عیسائی تعلیم دینے کے لحاظ سے ہندو مسلمان وغیرہ کے اوستاد ہیں۔ جب شاگرد کسی قابلیت کو حاصل کریں گے اور ہزارہا بے وجہ رسوم جن کی خوبی کا ذرا پتہ نہیں لگتا اندھا دھند مروج ہیں ترک کر کے ترمیم کی صلاح دیں۔ اس عشائے ربانی کے حصول کے لئے تو آپ لوگ آئے دن بھیس بدلتے ہیں۔ کبھی شنکر آچاریہ کبھی بابا نانک کبھی رشی دیانند پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکال لو پھر تنکا نکال لینا۔ نیک افعال سے عشائے ربانی ہو سکتی ہے۔ عشائے ربانی نیکوکاری کی اولین جزو ہے باقی رہا لفظ مے اور چورے اس سے اپنی درستی کریں عیسائیوں کا سمجھا وہ نہیں جو تمہارا ہے۔

لال چند فلک کا شافی معافی نامہ اور بائیبل کا سہارا

اس میں کچھ شک نہیں کہ خداوند اُن پر رحم کرتا ہے جو اُس کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں کیا اچھا ہوتا کہ لال چند ایک دو روز پیشتر معافی نامے کے تسمہ سے لیتا اور بھائی بچاتا۔ پولیٹیکل کام کرنے والوں کو مذہب سے کیا غرض وہ تو موقعہ شناس ہوتے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ایسے وقت میں عالمگیر آریہ دھرم کے وید یا منو کے قوانین کا کوئی شلوک پیش کیا جاتا۔ اب بھی اگر انجیل کی آیت صدق دل سے یاد کیا ہے۔ تو معافی ملنا بڑی بات نہیں تاہم ہتک کی سزا بھی اسی کا لازمی امر ہے۔

تابعدار موہن چند مسیح مدرس مشن ہائی اسکول۔ رنگ محل لاہور۔

توہمات کا اثر

تمام دنیا میں ستاروں سیاروں چاند اور سورج سے سعد و نحس کے شگون کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہیلی کے دم دار ستارہ کی نسبت سنہ ۲۴۰ قبل مسیح سے ۱۹۱۰ء تک تمام اُن واقعات کی فہرست بعض اخبارات میں شائع ہو رہی ہے کہ جب جب اُس کا ظہور ہوا دنیا میں کہیں نہ کہیں آفات سماوی و ارضی کا ظہور ہوا۔ ان بھلے آدمیوں سے کوئی پوچھے کہ ان حوادثات کے بغیر دنیا میں اور حادثے نہیں گزرے جب کہ اس ستارہ کا دور ہماری زمین سے پوشیدہ رہتا رہا۔ پھر خصوصیت اس کی کیا ہے۔ سوائے وہم کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اب مئی میں جو اس کا ظہور ہونے والا ہے پھر اس پر گھبراہٹ چھا رہی ہے۔ کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ دنیا فنا ہوتی ہے۔ یا قیامت آتی ہے۔ ہم تو ایک بات جانتے ہیں۔ کہ ارضی اور سماوی تمام حرکات میں ہمارے آسمانی باپ قادر مطلق خدا کا ہاتھ ہے۔ پھر ہم کیوں گھبراویں۔

بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت۔

ان توہمات کا اثر غالباً ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے۔ اس قسم کے شکوک اور وہم اثر کئے بغیر نہیں رہتے جنوری میں دم دار ستارہ نکلا تھا اُس کو دیکھ کر ایک ہندو عورت ملتان میں ایسی گھبرائی کہ اس نے سمجھا کہ دنیا پر بربادی آگئی۔ شام کو ستارہ دیکھا۔ اس پر ایسی مردنی چھائی کہ گویا برسوں کی بیمار ہے۔ دوسرے دن ہسپتال میں دوائی لینے گئی تو ڈاکٹر لیڈی نے اُسے کہا کہ تجھے کیا ہوا۔ کہ ایسی کمزور ہو گئی ہے۔ تو جواب دیا کہ (جھاڑو تارہ) دم دار ستارہ نکلا ہے۔ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر لیڈی نے اُس کو بہت تسلی دی۔ مگر اُس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اسی شام کو اس کا خاوند جو کہ ایک اچھا ساہوکار اور عزت دار تھا بگھی پر سوار ہو کر سیر کو گیا۔ راہ میں گھوڑے کا پاؤں رپٹ گیا بگھی الٹ گئی ساہوکار گر کر وہیں جاں بحق ہو گیا۔ اُس



عورت کا شک اور وہم تباہی مجسم ہو کر اُس کے یقین کا باعث ہو گیا۔ ایسے ایسے بعض واقعات ہو جاتے ہیں جن سے لوگ یقین کر لیتے ہیں کہ یہ صرف ستارہ کی خرابی ہے۔ ورنہ ہمیشہ ایسے ایسے حادثے ہوتے رہتے ہیں۔

اس ستارہ کی نسبت بعض ہیئت دانوں کا اقتباس اخبار ترقی لاہور نے یوں کیا ہے۔ کہ جب تارہ قرص آفتاب پر سے گذریگا۔ تو کرۂ ارض اُس کی دم پر سے گذریگا۔ بعض علم کہتے ہیں کہ اس کی دم زمین سے چھوئیگی۔ اور یہ احتمال کیا جاتا ہے کہ جب اس کا تصادم ہمارے کرۂ ہوا سے ہوگا۔ تو شرارہ پیدا ہو کر آگ لگجائیگی۔ اور بقول ایم فلامریاں فرنچ عالم ہیئت ایسی زہریلی گیس نکلیگی کہ اس سے ہم فی الفور مرجائینگے

اُس نے ایک دلچسپ مضمون میں اس امر پر اچھی طرح بحث کی ہے۔ وہ کہتا ہے دنبہ بالی کی نائٹروجن کرۂ ارض کی آکسیجن سے مل کر ایسی گیس پیدا ہوگی جس کے سطح زمین پر پہنچتے ہی ہم ایک دم مرجائیں گے۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں سے مصافحہ کرنے کی بھی مہلت نہ ملیگی۔ منہ کا نوالہ حلق سے اُترنے بھی نہ پائیگا۔ مگر اس امر میں خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ ہم سب ایک ساتھ مرینگے۔ اس گیس کا نام سیانوجن گیس ہوگا۔

اس کی بابت سی۔ ایم۔ روئیل صاحب ونڈسر میگزین کی ایک قریبی اشاعت میں لکھتا ہوا کہتا ہے کہ اگر اس تارہ کی دم ہمارے کرۂ ہوا کے خطہ کے قریب پہنچ بھی گئی تو اس میں کوئی تزلزل پیدا نہیں ہوگا۔ اس کا حجم زمین کی جسامت کا ایک ادنیٰ جزو ہے

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنبہ بالی کی دم کی گیس کرۂ ارض کی گیس سے اختلاط کر کر ایسی گیس پیدا کرے گی کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑجائیں گے۔ اور آخر کار اسی خوفناک ہنسی سے ہماری جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ ایم فلامریاں اسبات پر خود بہت قائل نہیں ہے۔ صرف ایک احتمال ظاہر کرتا ہے۔

سب وہم اور توہمات ہیں۔ خدا کی باتیں خدا ہی جانے

مرقومہ واعظ

لائل پور میں مسیحیوں کا اجتماع

یہ اکٹھ ۳ مئی ۱۹۱۰ء کو یونی مشن کے پادری جے ایچ مارٹن صاحب کی کوٹھی پر ہوا۔ چونکہ عنقریب پادری مکاوے صاحب کی روانگی پر صاحب موصوف نے چارج لیا ہے لہذا سب کارندوں کے جلسہ کے روبرو پادری مارٹن صاحب نے اس طرح پر اپنی تقریر شروع کی کہ اوّل ایک سوال پیش کر دیا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں اور میرا کام کیا ہے؟ جب سب سامعین سوچ رہے تھے کہ اس سوال کا کیا جواب دیا جاوے تو خود پادری صاحب نے ۲ تمطاوس ۲ باب ۲ آیت کو حاضرین کے سامنے رکھا اور پھر کہا کہ اگر کسی پُل بنوانے کا اہتمام میرے سپرد کیا جاوے تو لکڑی پتھر اور لوہا وغیرہ مصالحہ فراہم کرنے کے سوا میں اور کیا کرونگا۔ ایک استاد نے جواب دیا کہ آپ دیانت دار ٹھیکہ دار اور ہوشیار کاریگر مہیا کرینگے۔ اس پر صاحب نے فرمایا کہ ہاں میرا کام اب یہ ہے کہ یہ باتیں (انجیل کی) ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کروں جو اوروں کو بھی سکھلانے کے قابل ہوں۔ یہ تم جو اس خدمت پر مقرر ہو۔ تمہارا کام کیا ہے؟ پھر دوبارہ سامعین خادمان دین کو اس سوال نے ورطۂ تفکر میں ڈالدیا اب کے دفعہ فلپی ۲ باب ۲۰ و ۲۱ آیات کی طرف سب کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ اور لفظ ہمدل کے معنے کی تحقیقات ہوئی بحوالہ زبور ۵۵۔ ۱۴ (کہ ہم مل کے خوش اختلاطی کرتے تھے اور گروہ کے ساتھ خدا کے گھر میں جایا کرتے تھے) اس ہمدلی کے ٹھیک معنے استثنا ۱۳: ۶ میں پائے جاتے ہیں یعنی (تیرا دوست جو تجھے تیری جان کے برابر عزیز ہو) غرض ایسے ہمدل کی ضرورت ہے جو صاف دلی سے اوروں کے فکرمند ہوں کیونکہ سب اپنی اپنی باتوں کے فکر میں ہیں نہ یسوع مسیح کی۔ ہمارا خداوند اوروں کی فکر کرتا تھا فلپی ۲۔ ۴۔ ۵ ہم کو یہ فکر اس طرح سے لگی رہے جیسے کہ کوئی اپنے کھانے پینے وغیرہ کی فکر میں رہتا ہے۔ متی ۶ باب ۲۵ اور اگر یہ حال صفائی اور سچائی سے ہو تو بلا اظہار کئے کلیسیا کے سب لوگ اپنی ضمیر سے اسبات کو معلوم کرلینگے برعکس اس کے خودغرضی کو بھی وہ لوگ فوراً تاڑلیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خودغرضی پاسٹر کی بےعزتی کرائے گی اور اُس کی امداد اُن لوگوں کی طرف سے نہ ہو سکیگی۔ لیکن حقیقی خیرخواہ کو کسی بات کی کمی نہ رہیگی۔ یہ جو اوروں کے لئے فکرمند ہے۔ خدا اور انسان کے نزدیک مبارک ہوگا۔ جیسے کہ تمطاوس مقدس پولوس کا ہمدل اور عزیز فرزند تھا۔ ایسے لوگ خدمت کے کام کے لائق ہونگے۔ ۲ تمطاوس ۴: ۱۱ نہ وہ لوگ جو دیماس کی مانند ہوں ۴: ۱۰ کیا آپ لوگوں کو کلیسیا کے دنیاوی نوائد کی فکر کرنی چاہئے؟ ہاں بلکہ اوّل یہ کرنا لازم ہے کہ اُن کی بیاہ شادیوں کا بندوبست ٹھیک طور سے کیا جاوے۔ کیونکہ اسی امر پر آئندہ نسل کی بہبود منحصر ہے ناجائز شادیوں اور غیر مسیحیوں کے ساتھ عقد نکاح کرنے اور نالائق جوڑے میں جُتنے سے پرہیز کرو۔ بلکہ یہ کرنا یعنی حال کے مسیحیوں اور اُن کی آئندہ پشتوں کی بہتری کی فکر میں لگا رہنا ہمارا فرض ہے۔ تمہیں یہی فکر اپنی قوم کے لوگوں کے واسطے ہر دم دامنگیر رہے۔ اقرنتی ۱۰: ۲۴ البتہ اُن کے لئے نجات کی فکر بڑا اہم اور ضروری امر ہے۔ پر اگر آپ اُن کی جسمانی بہتری کے خواہاں نہیں ہیں تو کیونکر اُن کی روحانی ترقی اور بھلائی کے چاہنے والے ہونگے؟ جو تھوڑے میں دیانتدار نہیں ہے۔ کون اُسکو زیادہ سپرد کریگا اقرنتی ۱۰: ۳۳ پر غور کرو۔ علاوہ اس کے پادری صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہرگز اس سے خوش نہیں ہوں کہ آپ کے پنڈ میں آپ کو سرزنش کرنے کے لئے آؤں یا یہ حال سنوں کہ فلاں پنڈ کا برا حال ہے بلکہ میں زیادہ یہ پسند کرتا ہوں کہ آکر اور مسیحیوں کی حالت دیکھکر تحسین اور تعریف کی باتیں کہوں۔ آجکل اس ملک میں اکثر قوموں میں دستکاری کی بڑی تحریک ہو رہی ہے۔ سو

کوشش کرو کہ مسیحی لوگ بھی پیچھے نہ رہ جاویں۔ اور اُن کی ایسی فکر کرو کہ وہ دنائی اور علم اور روحانیت اور دنیاوی حالت میں بھی ترقی کرتے جاویں۔ تاکہ کلیسیاؤں کی بنیاد یہاں قائم ہو جاوے۔ چونکہ راقم کو اپنے فرض منصبی کے باعث بار بار اس جلسہ کے درمیان سے اٹھ جانا پڑا اس لئے تمام کارروائی کی باتیں قلمبند نہیں کی گئیں ہیں۔ البتہ اتنا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ جلسہ کا شروع مزامیر کے گانے سے ہوا تھا اور اختتام دعا کے ذریعہ سے ہوا۔ سمر اسکول وغیرہ کی تجاویز بھی ہوئیں۔

راقم کرسٹوفر میر عالم۔

بیاس کیمپ

ڈیر ایڈیٹر تسلیم عرض۔

اختصاراً بیاس کیمپ کا حال بیان کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ شائقین کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اخبار نور افشاں میں مفصلہ ذیل چند سطور چھپوا کر مشکور فرمائیگے حاضرین کے نام نامی حسب ذیل ہیں:۔

از پنڈی:۔ پروفیسر رولنسن بی۔ پروفیسر راجو۔ ہمو ایل ظہیر

از لاہور۔ پروفیسر ایس کے دتا۔ صدر مجلس کیمپ ہذا۔ پروفیسر سموایل۔ فرینک مایا داس۔ جو ناتھن دین۔ نو تھر نجم الدین۔ بی ایل۔ رلارام۔ اگسٹین رلارام۔ تسکلا۔

از روانی ایم سی۔ اے۔ مسٹر خیرو لعل۔ مسٹر پارسے۔

از دہلی۔ دینا ناتھ۔ امرناتھ۔ ایس۔ ایس سنگھا۔ سکرٹری۔ ایس پی سنگھا۔ رچھپو داس۔ ایس سی چیٹرجی۔ جی۔ سی چیٹرجی۔ فتح مسیح۔ الفریڈ ظہیر۔ قربان اللہ۔ مسٹر راقم۔

از الہ آباد۔ مسٹر فنیسکر

از آگرہ۔ مسٹر ڈبوس۔

این۔ ایم۔ ایس۔ مسٹر جمیس ولیمز۔ مسٹر کے ٹی۔ پال۔

۹ اپریل ۱۹۱۰ء بوقت ۸ بجے صبح پہلی میٹنگ۔

پروفیسر دتا صاحب نے قدیم مسیحی کلیسیا کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ غلاموں۔ قیدیوں اور ادنیٰ جماعتوں میں سے تھے۔ مگر گناہ کی غلامی سے رہائی پاکر وہ لوگ خدا کے غلام ہو گئے۔ ملک ہند کی کلیسیا بہت کچھ قدیم کلیسیا سے ملتی جلتی ہے۔

ہندوستان کی آبادی تین قسم کی ہے۔ اول وہ لوگ جو زمینداروں کے غلام ہیں۔ دوم ہندو لوگوں کی سب سے بڑی تعداد۔ سوئم تعلیم یافتہ لوگ۔

پہلی قسم کے لوگوں میں مسیحیت زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی موجودہ حالت سے مطمئن نہیں اور اپنی ابتر حالت کو بہتر بنانے کی فکر میں ہیں۔ پھر انہوں نے اس امر کا اشارہ کیا کہ ان لوگوں کی بہت آرزو ہے کہ اُن کی اولاد تعلیم و تربیت حاصل کرے۔ قسم دوم و سوم کے لوگوں میں کوئی نمایاں اثر نہیں مگر حقیقت مسیحیت ان لوگوں میں جڑ پکڑ رہی ہے۔

بعدہٗ مدراس۔ دکن۔ چھوٹا ناگپور اور پنجاب کے عیسائیوں کی حالت اور تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ غلاموں کی کلیسیا ہے۔ مگر ان کا اثر ہند کے اعلیٰ طبقوں میں ویسا ہی ہے جیسا غلاموں کا اثر قیصر کے گھرانے میں ہوا تھا۔ ہم لوگوں کو چاہئے کہ ملکی معاملات اور حقوق میں غرق ہو کر ان کو فراموش نہ کر دیں۔ روحانی زندگی اور قوت اُن تک پہونچائیں اور تعلیم سے اُن کو بے بہرہ نہ رکھیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی مسیحی زندگی کے ذریعہ ان لوگوں میں اثر رکھتے ہیں۔ جہاں منادوں کا گزر مشکل سے ہوتا ہے۔

۹ اپریل ۱۹۱۰ء ۱۰ بجے بوقت صبح دوسری میٹنگ

حسنکی دعا اور سموایل بی کے بچپن کا ذکر ہوا۔ اور اُن مشکلات و مسائل کا اشارہ کیا گیا جو نوجوان مسیحی طلباء کے سد راہ ہوتی ہیں اور مسیحی روحانی زندگی کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

۹ اپریل ۱۹۱۰ء ۲ بجے شام تیسری میٹنگ

طلباء کا جلسہ کارروائی ہوا جس کا حال آخر میں درج ہوگا

۹ اپریل ۱۹۱۰ء بوقت شام۔ چوتھی میٹنگ۔ رومیوں کو خط چھٹا باب پڑھا گیا۔

مسٹر خیرو لعل صاحب نے گناہ پر فتح حاصل کرنے کے متعلق کلام کیا۔ ہم کو اپنی حالت سے معلوم کرنا چاہئے آیا ہم نے گناہ پر فتح حاصل کی یا نہیں۔ اس فتح کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے تئیں اس طرح جانیں جیسے خدا ہم کو جانتا ہے۔ اپنے اپنے دلوں کو جانچنا چاہئے۔ اور زبور نویس کی طرح دست بدعا ہونا لازم ہے۔ اے خدا دیکھ مجھ میں کوئی درد انگیز عادت تو نہیں۔ شیطان خودرائی اور خود ستائی پیدا کرتا ہے۔ ہم لوگ زندگی میں اس لئے ناکام رہتے ہیں کہ ہم گناہ سے متنفر نہیں اگر ہم گناہ پر فتح حاصل کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں تو ہمارے دل میں اس فتح کی کمال آرزو اور اشتیاق ہونا چاہئے۔ اور حضرت پولس کی طرح کہنا چاہئے۔ ہائے میں کیسا بدحال ہوں۔ کون مجھے گناہ کے بدن سے چھڑائیگا۔ پھر آنجناب نے فرمایا ہم کچھ نہیں کر سکتے جب تک خداوند مسیح میں ایک نہ ہو جائیں اور اُس کی محبت میں قائم نہ ہوں۔ باقی آئندہ۔

راقم پی۔ ایل۔ عاجز۔ مقیم کھرڑ ضلع انبالہ

پونا کی سشن عدالت میں ریلوے میں چوری کرنے کے الزام میں چوروں کے ایک گروہ پر مقدمہ چل رہا ہے۔ چور تقریباً پنجابی تھے اور ریل میں بڑا مال مارتے تھے۔ آخر کار مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جس کی رو سے ۸ آدمی کو عمر بھر کے لئے عبور دریائے شور کی سزا دیگئی۔ باقی کو ۱۵ سال تک سخت قید میں رہنا ہوگا۔ ۱۲ ملتان کے مسلمان اور باقی ہندو ہیں۔ راجپوت گزٹ۔

نظم در جواب نظم مندرجہ اشاعت مذہب پر امتیاز رنگ کا اثر مطبوعہ نور افشاں بابت ۸ اپریل ۱۹۱۰ء

نظم

دست بستہ عرض ہے خدمت میں میرا یہ جواب
شک نہ ہرگز لائیے ہوگی مسیحیت کامیاب۔

لیک اپنے وقت سے جس وقت مرضی رب کی ہو
کیونکہ ناممکن نہیں ہے کچھ بھی ہرگز ماہ کو

کام یہ مالک کا ہی کچھ یہ کار انساں کا نہیں
ہینگی و زندگی کو کرے جو امیر المومنیں

گرچہ ہو دنیا کا غلبہ اُس کے اوپر بے حساب
نقص پر اُس کی حقیقت میں نہیں آتا جناب۔

نفس انسانی دکھاوے جوش و طرز اپنا کمال
لیک ہرگز اُس کو پیارے ہو نہیں سکتا زوال

ہے یہ مانند کوہ کے ٹلتا نہیں جوز نہار
یہ صداقت ہے وا ہو گی صداقت پایدار

وقت آتا ہے کہ ہوگا ایک گلہ کل جہاں۔
اور ہوگا ایک ہی اُس کا مبارک گلہ بان

واسطے اثبات میرے قول کے اے مہرباں۔
دیکھئے رفتار دنیا جا رہی ہے۔ یہہ کہاں؟

اس ترقی میں بھلا یہ روشنی کس شئے کی ہے۔
کیا مسیحیت کی نہیں انصاف سے کہہ دیجیے؟

ہر مذہب کا دیکھ لو بس بجھتا جاتا ہے چراغ
روح کی ہر صفت سے سیراب ہے عیسیٰ کا باغ

آپ گر انصاف سے ڈالیں حقیقت پر نظر۔
دیکھ لیں خود مسیحیت کا مبارک تر اثر۔

زیادہ آداب۔ ای۔ ٹی۔ آر۔ از اجمیر۔



شعر وسخن

غزل

دونوں جہاں میں یسوع روشن ہے نور تیرا
یاں بھی ظہور تیرا واں بھی ظہور تیرا۔

گم کردہ کو کھایا خود کو زیر فلک زمیں پر۔
پیدا ہوا اتفاقا الا چہ نی میں نور تیرا

بے حد خطائیں گریں اسباب پر ہوں نازاں
سنتا ہوں نام یسوع رب غفور تیرا

ہم عاصیوں کے بدلے دی جان اپنی تو نے
تھا کوہ کلوری پر پھر بھی ظہور تیرا۔

پہرے کے جو سپاہی خاطر مزار پر تھے۔
اُن پر بھی تیسرے دن چمکا تھا نور تیرا۔

ہم کو بھی ساتھ پیارے اپنے تو زندہ کر دے
مردہ گناہ میں بندہ ہے پر قصور تیرا

عاجز ہوں پر گناہ ہوں تو بھی ہے بخشش مجھ کو
اُٹھوں میں نام لیتا یوم النشور تیرا

دے مغفرت گناہ سے اخگر کو اے منجی۔
خُلد بریں میں بھی ہو بندہ حضور تیرا

راقم فقیر چند اخگر۔ بٹالوی۔

ہری باسی شاہ نے دیو اسٹیم نیوگیس کمپنی پر ۹۶۲ روپیہ کی نالش کی ہے۔ کیونکہ مدعی کی ۲۲۱ من چینی ایک کشتی پر لدی ہوئی تھی۔ مذکورہ بالا کمپنی کے سٹیمر سے ٹکرا کر وہ ڈوب گئی۔ ہائی کورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔

مضامین

محنت

بیکاری سے تکان اور سر دردی پیدا ہوتی ہے نہ کہ کام سے جو کہ ہماری سچی خوشی اور صحت کا سرچشمہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بعض دفعہ حد سے زیادہ کام کرنے کے باعث ہم کچھ تکان محسوس کریں لیکن بیکاری سے تو ہماری طاقتیں بالکل ضائع ہو جاتی ہیں بیکاری تمام بیماریوں کا منبع ہے۔ یہ تو ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ انسان کے خیالات کا عکس اس صحت پر پڑتا ہے اگر ایک شخص ہر وقت پاکیزہ خیالات میں محو ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ تندرست ہنس مکھ اور بشاش ہوگا برعکس اس کے بُری چنتا میں پاس کرنے والا شخص چڑچڑا تند مزاج اور بیمار بن جاتا ہے دانا حکیم جو قدرت کے قوانین سے واقف ہیں اپنے مریضوں کو حد سے زیادہ مشغول رہنے کا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ بیکار رہنا انسان کے لئے ہر طرح ہلاکت کا باعث ہے۔

ایک لارڈ وینٹیپ صاحب کا قول ہے کہ انسانی دل ایک چکی کی مانند ہے کہ جو گندم کو پیسکر آٹا بنا دیتی ہے۔ لیکن اگر اس میں کچھ نہ ڈالو تو وہ خود گھستی چلی جاتی ہے۔ کسی چیز کو بغیر تکلیف اُٹھائے لینے کی خواہش کرنا ویسا ہی کمزوری کی دلیل ہے۔ جیسا کہ ہر بات کا سمجھ لینا کہ کوئی چیز جو حاصل کرنے کے لائق ہے۔ بغیر قیمت دیئے کے نہیں مل سکتی اصلی طاقت کی دلیل ہے۔ فرصت کا وقت جو محنت سے حاصل نہیں کیا جاتا زندگی کے لئے وبال بن جاتا ہے۔ چھٹی کے دن کی وقعت تب ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب وہ ہفتہ بھر محنت شاقہ کے بعد نصیب ہو۔ انسان کے لئے جینا دو بھر ہو جاوے اگر اس کے پاس کوئی کام نہ ہو۔ اور اگر ہو تو وہ کرنا نہ چاہے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

بھیڑ کی گواہی

ملک آسٹریلیا میں چارہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ بھیڑ بکریاں زیادہ چراتے ہیں۔ اور آسانی سے اس تجارت میں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ایک روز ایک آدمی ایک بھیڑ کی چوری کے الزام میں پکڑا گیا۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ بھیڑ اس کی ہے اور کئی روز سے وہ باڑے سے گم تھی۔ اور وہ اس کو پہچانتی ہے۔ مالک نے کہا کہ نہیں وہ اس کی ہے اور چھوٹے پن سے اس نے اس کو پالا ہے۔ حاکم کو یہ فیصلہ مشکل معلوم ہوا۔ آخر کار حاکم نے اس بھیڑ کو عدالت میں طلب کیا اور پہلے وہ اس آدمی کو جسکے قبضہ میں وہ تھی عدالت کے ایک کمرے میں لیگیا اور کہا کہ وہ بھیڑ کو بلاوے اور جب اُس نے بھیڑ کو بلایا تو اُس نے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ کچھ ڈری اور اس آدمی کو بھیڑ کچہری میں بھیج دیا اور دوسرے آدمی کو بلایا۔ اور جب اُس نے جانور کو بلایا تب وہ فوراً دوڑکر اُس کے پاس آگئی اور صاف ظاہر کر دیا کہ وہ اُس کی آواز کو پہچانتی ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ بھیڑ اپنے مالک کو جانتی ہے اور فوراً وہ اس کو دلادی اور مقدمہ کا فیصلہ کر دیا۔

ہندوؤں کی ناک

دنیا بھر میں غالباً کوئی قوم ایسی نہیں ہوگی کہ جس کی ناک اس کو اس قدر تکلیف دیتی ہو کہ جس قدر ہندوؤں کی ناک نے ان غریبوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اگر یہ سمندر پار اپنی اولاد تحصیل علم کے لئے بھیجیں تو اُن کی ناک کٹ جاتی ہے! اگر یہ اپنی لڑکیوں کی شادی چھوٹی عمر میں کرکے اُن کی ترقی کو روک نہ دیں تو ان کی ناک کٹ جاتی ہے!! اگر یہ بیاہ شادی وغیرہ میں غریب ہونے کی صورت میں اپنی طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کرکے قرضہ کے زیربار نہ ہوویں تو اُن کی ناک کٹ جاتی ہے!!! اس کے خلاف رشوت خوری۔ بددیانتی۔ فریب اور ظلم سے بھی روپیہ کماکر اگر بیاہ شادی میں رنڈیوں کے ناچ اور دیگر مفت خورے بھانڈ۔ میراسی وغیرہ فرقوں کو پانی کی طرح روپیہ لٹادیں تو اُن کی ناک ربڑ کی طرح پھیلتے پھیلتے کئی گنی گز لمبی ہو جاتی ہے۔ یہ نہایت عجیب ناک ہے! جو نیک اور معقول کاموں کے کرنے سے تو کٹتی ہے اور بُرے اور نامعقول کاموں کے کرنے سے لمبی ہوتی ہے۔ ایسی ناک کو خود ہی کاٹ ڈالنا اور اس کی تباہی اور ہلاکت پیدا کرنے والے نتایج سے بچنا کیسا ضروری ہے۔ اہل ہنود کو اس نے نہ گھر کا رہنے دیا ہے نہ گھاٹ کا جبتک اہل ہنود اس ناک کے رکھنے کا خیال اپنے دماغ سے نہیں نکالیں گے۔ تب تک اُن کی زندگی سے اچھے نتایج پیدا نہیں ہوسکینگے ہر شخص کو چاہئے کہ معقول اور نامعقول اور نیک اور بد میں تمیز کرنا سیکھے اور ہر قسم کی نامعقول اور بُری حرکات سے پرہیز کرتا ہوا معقول اور نیک حرکات وسکنات کا عامل ہوتا رہے۔ ایسا کرنے سے اُس کی ناک رہے یا کٹے اُسکی کبھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ ایڈیٹر ست اپدیش

وکیل گون پہن کر آئیں

پچھلے سنیچر کو جب ایک وکیل ہائیکورٹ جو آجکل پولیس کورٹ میں پریکٹس کرتا ہے مسٹر سوان ہوقایم مقام چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا تو مجسٹریٹ نے دریافت کیا کہ کیا تم ہائیکورٹ کے وکیل ہو۔ وکیل نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر مجسٹریٹ نے کہا کہ جب تم عدالت میں آؤ تو گون پہن کر آؤ۔ وکیل نے جواب دیا کہ میں نے کبھی وکیلوں کو اس عدالت میں بغیر گون پیش ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید گون کا پہننا لازمی نہ ہو۔ مجسٹریٹ نے آخری حکم دیا کہ یہ بات نہیں ہے جب میرے سامنے پیش ہوں تو وکیل ضرور گون پہنکر آئیں۔ پرکاش

تین پیسے کی رشوت کے لئے سخت سزا

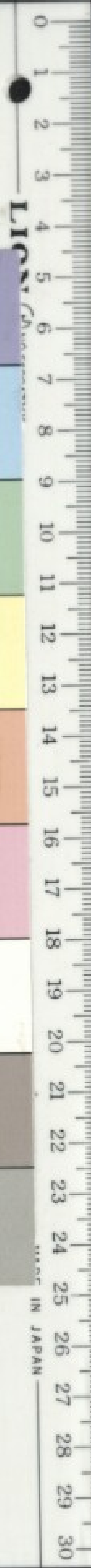
ایک کانسٹبل کو چھ ماہ قید کی سخت سزا دی گئی ہے اس کی حقیقت یوں ہے کہ ایک سپاہی اسحٰق خاں نامے نے ایک چھابڑی فروش سے تین پیسے رشوت لیکر اس کو سڑک پر بیٹھکر چیزیں فروخت کرنے کی اجازت دی۔ سب انسپکٹر نرائن سنگھ نے جو پاس سے گزر رہا تھا۔ اُسکو اسی حالت میں پکڑ لیا۔ اور وہ ریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جس نے یہ کہہ کر کہ پولیس کے سپاہی اس قسم کی رشوت عام لیتے ہیں۔ اسحٰق خاں کو چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ تاکہ دوسروں کے لئے نظیر قایم ہو گویا ایک پیسہ کے لئے دو ماہ ٹھہرے۔ (م)

آسٹریلیا میں خرگوشوں کے مارنے کا خرچ

آسٹریلیا میں پہلے خرگوش بالکل نہیں تھے لیکن شکار کے لئے کچھ تعداد میں کوئی شخص تھوڑے سے وہاں لیگیا پر اس کے بعد اُن کی نسل اتنی بڑھگئی کہ سرکار آسٹریلیا کو اُن کے برباد کرنے کے لئے ۱۲۵۲۵۹۱ پونڈ خرچ کرنے پڑے ہیں۔ پر اب تک ان کی تعداد کثرت سے ہے اور باوجود بہت کوشش کے وہ بے شمار ہیں اور بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ونٹسن کرانیکل

فنلینڈ میں کارکن عورتیں

اس جگہ کی عورتیں آدمیوں کی طرح ہر ایک بات میں برابر ہیں وہ یونیورسٹیوں



میں ٹوگری لیتی ہیں۔ اور بینکوں اور دیگر دفتروں میں کلرکس کا کام کرتی ہیں۔ ڈاکخانوں میں ملازمت کرتی ہیں۔ اور حکومت میں بھی حصہ لیتی ہیں نہ صرف رائے دے سکتی ہیں بلکہ ممبر بھی بنتی ہیں۔ اور ان سب باتوں پر تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ بڑی نرم مزاج اور تابعدار ہیں اور عورت کی حیثیت میں قابل عزت ہیں۔ پرسبٹیرین ہیرلڈ

ٹرکی میں عیسائیوں پر ظلم

ٹرکی ایک مسلمانوں کا ملک ہے۔ آجکل جس بے دردی سے وہاں عیسائیوں کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے۔ وہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک نامہ نگار کے لیکھ سے ظاہر ہے وہ تحریر کرتا ہے۔ کہ عیسائی امرا اور پریذیڈنٹ تجاروں نے ایک درخواست سلطان المعظم وزیر اعظم وغیرہ کے سیوا میں بھیجی ہے۔ جس میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ عیسائیوں کو محض شبہ کی بنا پر گرفتار کیا جا رہا ہے۔ تین سو اشخاص اب تک بانیتہ میں قید ہو چکے ہیں۔ جیل میں بیماری چیچک پھوٹ پڑی ہے۔ قیدیوں میں ہمارے نو راہب ہیں (راہب بان پرستوں کو کہا جاتا ہے۔) گرفتاریاں نہایت بے رحمی سے کی جاتی ہیں اور قیدیوں پر اس قدر جبر و تشدد اور سختی روا رکھی گئی ہے کہ گزشتہ تواریخ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی طرف سے جعلی چٹھیاں شائع کر کے ان کی جہادی سپرٹ کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ کہ عیسائیوں میں ان کے برخلاف سازش ہو رہی ہے۔ ایسی باتوں سے تمام عیسائی گھبرا گئے ہیں کہ اب زیادہ تندی سے گرفتاریاں ہونگی۔ ایک شادی سار ڈیرہ گاؤں میں ہو رہی تھی۔ ایک پادری گاؤں کے دو روسا اور دو اور شخص گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیئے گئے۔ وہاں ایک آدمی بدسلوکی سے لنگڑا ہو گیا۔ پادری کو دہ سال کی قید ہوئی۔ اور دونوں روسا کو سات سات سال اور دوسرے کو دس سال قید کا حکم ملا۔ آبزرور لاہور

اکسیر معلوم کرنے کا دعویٰ

فرانس کے ایک نامور سرجن ڈاکٹر ڈوائن نے ایک ایسی زہریلی دوا کے معلوم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جو اکثر امراض متعدی کا حکمی علاج ہو گی پلیگ اور دوسری خوفناک بیماریوں کو آسانی معدوم کر دیگی ڈاکٹر موصوف نے اس دوا کا نام مائیکو بوسین رکھا ہے اور اُس کو اکسیر زندگی کا لقب دیا ہے۔ جو شاید اس کے متدعویہ کی تصدیق ہو جانے پر نا موزوں نہ کہا جاوے لیکن بالفعل مہین ڈاکٹر ڈوائن کے دعوے کی صحت میں کلام ہے اور اُن کے تازہ اعلان کو بھی ہم اسی اعلان کی مانند سمجھتے ہیں جو چند سال قبل انہی صاحب نے ہولناک مرض سرطان کے کیڑے معلوم کرنے کی بابت دیا تھا اور کچھ عرصہ تک طبی حلقوں میں بہت چرچا رہا تھا۔ مگر بعد میں اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور انسداد و علاج سرطان کے تجربات یورپ و امریکہ میں مسلسل جاری رہنے کے باوجود ڈاکٹر ڈوائن کا دعویٰ پایۂ ثبوت کو نہ پہونچا۔ ڈاکٹر موصوف اپنے ملک میں ایک نامور سرجن ضرور ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایجاد کے معاملے میں وہ عملی تجربہ کے بجائے زیادہ تر قوت متخیلہ پر بھروسہ کرتے ہیں (برہمن گزٹ)

مسیحی صاحبان کے مذہبی لکچر

فورمن کرسچن ہال نیلا گنبد لاہور میں ۱۲ اپریل سے شروع ہو کر ۱۶ اپریل تک مذہبی لکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ تناسخ پر پادری غلام مسیح مین پوری کفارہ پر پادری جان قلعت (لکھنؤ) مادہ و ارواح پر پروفیسر بی بی رائے (سہارنپور) انجیل اور قرآنی اخلاق پر ڈاکٹر احمد شاہ شائق (ہمیرپور) اور تحریف کے مضامین پر پادری احمد مسیح (دہلی) کے لکچر ہوئے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو دس دس منٹ اعتراض کے واسطے دیئے۔ معزز معاصر پیسہ اخبار کے لوکل نامہ نگار کا بیان ہے کہ پنڈت دیا رام وکشودی رام وغیرہ بعض آریہ نوجوان جو بڑے جوش و خروش سے اعتراض کرتے ہی تھے۔ مگر دیگر مذاہب کے پیشواؤں پر بیجا حملہ کرنے سے بھی نہ چوکے چنانچہ ۱۲ اپریل کے لکچر میں پنڈت دیا رام نے اسلام اور حضرت نوح علیہ السلام پر سخت حملے کئے۔ نہر کے ایڈیٹر صاحب نے اعتراض کیا کہ ایسے جلسوں میں آریوں کو دریدہ دہنی سے باز رہنا چاہیے۔ پادری صاحب نے بھی اڈیٹر صاحب موصوف کی تائید کی۔ اس پر پنڈت دیا رام کو معافی مانگنی پڑی پروفیسر بی بی رائے نے حوالے دیکر گیتا کو ایک باغیانہ کتاب ثابت کیا۔ ہمارے نزدیک تناسخ اور کفارہ تو پامال[*] مضمون ہیں ہی۔ لیکن روح و مادہ کی بحث بھی اتنی زیادہ قابل توجہ نہیں جتنی تحریف کی بحث اور انجیلی و قرآنی اخلاق کا موازنہ ہم یہ سننے کے مشتاق ہیں۔ کہ پادری صاحبان نے ان دونوں پر کیا کچھ خیالات ظاہر فرمائے اور آیا مسلمانوں نے بھی اُن کے جواب میں کچھ کہا یا نہیں۔ (الحق دہلی)

نہری اور بارانی زراعت کا مقابلہ

حال کی تحقیق سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ نہروں کے ذریعہ آبپاشی کرنے سے نہ صرف یقینی پیداوار ہوتی ہے۔ بلکہ زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نہروں کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ اور صرف آسمانی بارش کے منتظر رہنا یہ طریقہ بعد میں رائج ہوا ہے۔ نہروں کی بدولت بیابان تھوڑی مدت میں گلزار بہار بنجاویگا۔

[*] افسوس تناسخ کے مضمون کیساتھ کفارہ کا مزدوری مسئلہ بھی پامال مضمون شمار کیا گیا ہم چاہتے ہیں کہ محمدی مخالفین کفارے کے متعلق خود غرض سے بیچی کتب کا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ انسان کی نجات کا یہی ایک کافی و شافی طریقہ ہے۔ ایڈیٹر

گلدستہ اخبار

گورنمنٹ ہند ولایتی تمباکو کی طرح ہندوستانی تمباکو پر بھی محصول بڑھانے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس نے صوبے کی گورنمنٹوں سے صلاح پوچھی ہے۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس تجویز کی تائید نہ کرینگے۔

جرمنی میں غباروں میں اُڑنیکا بے حد شوق ہے پندرہ دن کے اندر آٹھ آدمی ہوائی جہاز یا غبارے سے گر کر مر گئے۔

پونا میں ایک نہ دو سو آدمی اس قصور میں پکڑے گئے ہیں کہ چلتی ریل میں چوریاں کرتے ہیں۔ ان میں سے بارہ آدمیوں کو کالے پانی کی سزا دی گئی ہے۔ ابھی باقی آدمیوں کا مقدمہ باقی ہے۔

کرنال میں ایک تھانہ دار اور ایک ذیل دار نے ایک کاشتکار کو جرم کا زبردستی اقبال کرانے کے لئے ایسا مارا کہ اس کا دم نکل گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے تھانہ دار کو پانچ سال اور ذیلدار کو سال قید سخت کی سزا دی۔ تہذیب النسواں

امریکن سیاحوں کے عظیم قافلہ میں ایک مسٹر بے ڈبلیو گنڈ بمبئی میں گرمی سے مر گیا اُس کی لاش امریکہ کو بھیجی گئی۔

چین قوم کے فرقہ شریں کا سردار مسمی ٹی۔ آئی لیم ۱۴ سالہ قید بھگت کر کالے پانی سے واپس آیا ہے۔

بمبئی بڑودہ ریلوے کے سٹیشن پالگڈھ کے متصل ایک گڈز ٹرین کی پانچ گاڑیاں معہ قیمتی مال کے جل گئیں۔

کورد لوگ عیسائی آبادی پر مظالم کرتے ہیں۔ اور راتوں کو اُن کے دیہات پر چھاپے مارتے ہیں۔ خرابی مچاتے ہیں کورد لوگ عیسائی مستورات کو جبراً چھین کر لے جاتے ہیں۔ ان کو مسلمان ہو جانے پر بزور مجبور کرتے ہیں۔ آخیر برٹش و روسی گورنمنٹ سے بزور اپیل کی گئی ہے کہ اس خرابی کو بند کریں۔ جلدی انتظام کریں۔

لندن میں لارڈ کچنر کی آمد آمد ہے۔ امید ہے کہ اُن کو سرشتہ جنگ کا کوئی جلیل القدر منصب دیا جاویگا۔

امریکہ میں سخت طوفان سے فصلات کپاس نشٹ ہو گئیں

برٹش افسر کپتان سکاٹ ماہ جون میں قطب جنوبی کی بکر تلاش روانہ ہونگے چھ لاکھ روپیہ جمع کیا گیا۔ تین لاکھ برٹش گورنمنٹ نے دیا ہے۔ باقی چندہ سے فراہم کیا گیا ہے۔

برما کے سرکاری و میونسپل سکولوں میں مذہبی طاقت دینے کا انتظام امتحانی تجربہ کے طور پر منظور کیا گیا۔

ٹرنسوال کے ۲۰۰ ہندوستانی ملک بدر کر کے بذریعہ جہاز ہندوستان کو روانہ کئے گئے۔ غضب۔

وہاں مظلوم ہندیوں کے نادار خاندانوں کی پرورش پر ۲۰۰ روپیہ ماہوار خرچ کیا جاتا ہے۔ مجبوری ہے۔

سری حضور مہاراجہ صاحب جیند نے بھی ہندی پریس کا قانون اپنی قلمرو میں جاری فرمایا ہے۔

لوکل

ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب بہادر محکمہ پولیس بہ تقریب دورہ لودیانہ میں تشریف فرما ہیں۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ جناب بخشی غضنفر علی صاحب افسر مال محکمہ بندوبست ایک ماہ کی رخصت کے بعد اور اپنے فرزند ارجمند کی شادی کر کے بخوشی تمام کل واپس تشریف لائے ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسے نیکنیت اور رعایا پرور افسر اور بعد از اختتام بندوبست اس ضلع میں کسی عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہو کر یہاں ہی تشریف فرما ہیں۔

ڈاکخانہ اقبالگنج کا چارج پرسوں پھر ہمارے ہر دلعزیز اور صلح کل سب پوسٹماسٹر پنڈت نندلعل صاحب نے لے لیا۔ انکی غیر حاضری کو لوگ سخت محسوس کر رہے تھے۔

زمینداران دیہات کی وقت آمد و رفت کو رفع کرنے کی غرض سے بڈھے نالے پر ایک پُل تعمیر کیا جاویگا۔ اس کا اہتمام جناب خان صاحب محمد ظفر خاں صاحب مروت تحصیلدار لودیانہ کے سپرد ہوا امید ہے کہ کام نہایت ہی خوش اسلوبی اور رعایت سے طیار ہوگا۔ تحصیلدار صاحب صفت موجود ہیں۔

رسید زر

ڈاکٹر فورمن واسطے روڈا	سنہ ۱۹۱۰ء	عمر
حکیم محمد شاہ	"	عہ
پادری جے الکزنڈر	"	عہ
" "	اشتہار	عہ
ڈاکٹر آرسن واسطے نبی بخش	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
ڈاکٹر فورمن	"	عہ
پروفیسر میا سنگھ	اشتہار	[illegible]
مسز ایوینگ واسطے کانیجاں	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
پادری پرفیوی واسطے بابو گوپی چند	"	عہ
پادری امرداس		عہ

ضرورت

مشن ہائی اسکول اجمیر کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ سو روپیہ ماہوار۔ درخواستیں معہ اسناد پادری آر ایچ۔ میکالسٹر۔ مشن ہوس۔ اجمیر بھیجی جاویں۔

خاصکر بی۔ اے۔ ایس۔ درخواست کریں۔



پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہو رپورٹ نیم پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲/
ہندوستان پنجاب " ۲/ع
غیر ممالک سے " ۸/ہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲/ع	۸/ہ	ے
چہارم تھائی کالم	۸/ہ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ما بعد کے لئے ۱/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت نہ بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا	عصہ/۱
رومن اردو معہ راگ	۸/ہ/
رومن اردو کاغذی جلد	۸/
شبد و غزلیں فارسی اردو . .	۹ پائی
ایضاً گورمکھی	۶ پائی
ایضاً ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔ **شرح** خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ/ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زیادہ للعہ۔ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا + کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہو قیمت رکشا لغہ سے ماصعہ تک گرو کونول لعہ/

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ

محصول ڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲/ فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہو

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سال میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہو یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہو۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب لینا چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست بہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی براورز چھپا اور شائع ہوا۔